سرکاری رپورٹ

نواں / بجٹ اجلاس

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ یکشنبہ مورخہ ۲/ جولائی سنہ ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۷/ ذیقعد سنہ ۱۴۰۹ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱ -	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲ -	سوالات اور ان کے جوابات	۲
۳ -	رخصت کی درخواستیں	۴۵
۴ -	اسمبلی کی مجالس کی تشکیل	۴۶
۵ -	آڈٹ رپورٹ بابت صوبائی زکوٰۃ فنڈ برائے بابت سال ۸-۱۴۰۷ھ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	۵۵

جلد پنجم

شمارہ چہاردھم

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۷ ذیقعد ۱۴۰۹ھ بروز یکشنبہ زیر صدارت ڈپٹی سپیکر جناب عنایت اللہ خان بازئی شام پانچ بجے صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولوی عبدالمتین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
إِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ق فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ
وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا
لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا
اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾

ترجمہ :۔ بھلائی اور ملاپ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ان کے دل میں ہے سو تو ان سے تغافل کر اور ان کو نصیحت کر اور ان سے کہہ اُن کے حق میں بات کام کی، اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ اس کا حکم مانیں اللہ کے فرمانے سے اور اگر وہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنا بُرا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کو بخشواتا۔ تو البتہ اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان۔

سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب سوالات ہوں گے۔ پہلا سوال سردار چاکر خان ڈومکی صاحب کا ہے۔ چونکہ معزز رکن ایوان میں موجود نہیں ہیں اس لئے کوئی اور معزز رکن ان کی جگہ سوال نمبر پکار سکتے ہیں۔

*۱۳۱۔ سردار چاکر خان ڈومکی (میر دوست محمد محمد حسنی نے دریافت کیا)

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۱۹۸۰ سے اب تک کتنے بنیادی صحت مراکز (B.H.U) قائم کئے گئے ہیں۔ اور یہ مراکز کہاں کہاں واقع ہیں

(ب) مذکورہ بنیادی صحت یونٹ (B.H.U) میں اب تک کن کن مراکز کو عملہ مہیا نہیں کیا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے

وزیر صحت ڈاکٹر عبدالمالک

سال ۱۹۸۰ء سے اب تک کل ۱۴۳ بنیادی مراکز صحت (B.H.U's) قائم کئے گئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل جگہوں پر واقع ہیں

۱:	بنیادی مرکز صحت	کلی کبیر	ضلع کوئٹہ
۲:	"	کلی سپین تمازہ	ضلع پشین

۳:	بنیادی مرکز صحت	پھانڈیا	ضلع سبی
۴:	//	گوٹھ حاجی لیمو	ضلع لسبیلہ
۵:	//	گوراکپ	ضلع تربت
۶:	//	بلگاٹر	ضلع تربت
۷:	//	شہر کرم خان	کوہلو ایجنسی
۸:	//	شہر محلم	کوہلو ایجنسی
۹:	//	شاہی باغ	ضلع پشین
۱۰:	//	سپر کچھ	ضلع ژوب
۱۱:	//	زرندرہ	ضلع سبی / زیارت
۱۲:	//	منجو شوری	ضلع نصیر آباد
۱۳:	//	باشام	ضلع قلات
۱۴:	//	لوھی	ضلع لسبیلہ
۱۵:	//	نوحصار	ضلع کوئٹہ
۱۶:	//	چانڈیا	ضلع سبی
۱۷:	//	پاسی	ضلع خاران
۱۸:	//	کورنگی	ضلع خاران
۱۹:	//	باغ ٹیل	ضلع خاران
۲۰:	//	تاج پور	ضلع نصیر آباد
۲۱ //	//	لساؤ	کوہلو ایجنسی
۲۲:	//	غدابدان	ضلع پنجگور

۲۳ :	بنیادی مرکز صحت	گرم خان	ضلع پنجگور
۲۴ :	〃	عمر آباد	ضلع گوادر
۲۵ :	〃	کلمات	ضلع گوادر
۲۶ :	〃	کٹی ڈور	ضلع گوادر
۲۷ :	〃	سور رینج	ضلع کوئٹہ
۲۸ :	〃	کلی رگی تامران	ضلع کوئٹہ
۲۹ :	〃	کنار	ضلع لسبیلہ
۳۰ :	〃	گوناکو	ضلع چاغی
۳۱ :	〃	الیرگ	ضلع خاران
۳۲ :	〃	حوزاگئی	ضلع خاران
۳۳ :	〃	شاہ تورانی	ضلع خضدار
۳۴ :	〃	ہزار گنجی	ضلع خضدار
۳۵ :	〃	کہتل	کوہلو ایجنسی
۳۶ :	〃	شام خیران	کوہلو ایجنسی
۳۷ :	〃	ویلیج اڈیہ	ضلع کوئٹہ
۳۸ :	〃	منذر کوٹ	ضلع نصیر آباد
۳۹ :	〃	پاہوار	ضلع نصیر آباد
۴۰ 〃	〃	عاسو	ضلع کچھی
۴۱ :	〃	فتح پور	ضلع کچھی
۴۲ :	〃	ماچھی کوہ	ضلع سبی

۴۳	:	بنیادی مرکز صحت	دیپل کلاں	ضلع سبی
۴۴	:	〃	بابئی ارنیزئی	ضلع ژوب
۴۵	:	〃	ڑکالا دولت زئی	ضلع قلات
۴۶	:	〃	مل شش شورانی	ضلع قلات
۴۷	:	〃	ہروک	ضلع تربت
۴۸	:	〃	جاسوک	ضلع تربت
۴۹	:	〃	کوچل مال	ضلع چاغی
۵۰	:	〃	پشتون آباد	ضلع کوئٹہ
۵۱	:	〃	کلی ترخہ	ضلع کوئٹہ
۵۲	:	〃	کھڈکوچہ الجنیرہ	ضلع قلات
۵۳	:	〃	کلی جلات خان	ضلع پشین
۵۴	:	〃	زیارت تورغزہ	ضلع پشین
۵۵	:	〃	وکلہ	ضلع پشین
۵۶	:	〃	کلی حاجی خان	ضلع پشین
۵۷	:	〃	براد	ضلع لورالائی
۵۸	:	〃	کلی تہالان	کوہلو ایجنسی
۵۹	:	〃	گھار	ضلع پنجگور
۶۰	:	〃	کتاگاری	ضلع پنجگور
۶۱	:	〃	کلاک	ضلع پنجگور
۶۲	:	〃	آرمبی اکوزئی	ضلع پشین

٦٣ :	بنیادی کشاب مرکز صحت	کچھ حسن زئی	ضلع پشین
٦٤ :	〃	آلاتا گودرا	ضلع لسبیلہ
٦٥ :	〃	گلانی لنگ لوہار	ضلع لسبیلہ
٦٦ :	〃	گجن	ضلع کچھی
٦٧ :	〃	دراشکو	ضلع تربت
٦٨ :	کشاپ	کشاپ	ضلع تربت
٦٩ :	〃	آدم پور	ضلع نصیر آباد
٧٠ :	〃	ملگوذر	ضلع نصیر آباد
٧١ :	〃	چھاٹی	ضلع قلات
٧٢ :	〃	دشت کمبیلا	ضلع قلات
٧٣ :	〃	پلاری	ضلع گوادر
٧٤ :	〃	گنداز	ضلع کچھی
٧٥ :	〃	کراڑو	ضلع خضدار
٧٦ :	〃	سنجی کو	ضلع خضدار
٧٧ :	〃	گوارکو	ضلع پنجگور
٧٨ :	〃	شاریجو	کوہلو ایجنسی
٧٩ :	〃	چیوتر	ضلع لورالائی
٨٠ :	〃	باغوڑھا	ضلع لورالائی
٨١ :	〃	پلواوائی	ضلع لورالائی
٨٢ :	〃	اغبرگ	ضلع لورالائی

۸۳ :		الیشانی	ضلع لورالائی
۸۴ :	//	شاہ پور	ضلع نصیر آباد
۸۵ :	//	گوٹھ حمید خان کھوسو	ضلع نصیر آباد
۸۶ :	//	گوٹھ سبز علی عمرانی	ضلع نصیر آباد
۸۷ :	//	دلیرغنی	ضلع نصیر آباد
۸۸ :	//	تاغو	ضلع لورالائی
۸۹ :	//	یاروپٹ	کوہلو ایجنسی
۹۰ :	//	سرگیشا	ضلع چاغی
۹۱ :	//	راجی	ضلع چاغی
۹۲ :	//	ایلپیکان	ضلع تربت
۹۳ :	//	بوستان زئی	ضلع سبی
۹۴ :	//	کچھ	ضلع سبی
۹۵ :	//	مال گورگیج	ضلع سبی
۹۶ :	//	کوری دستا	ضلع تربت
۹۷ :	//	کلی لپنڑان	ضلع قلات
۹۸ :	//	سوریچل	ضلع پنجگور
۹۹ :	//	پوزنگا	ضلع پنجگور
۱۰۰ :	//	کلاتو	ضلع گوادر
۱۰۱ :	//	ہتہ	ضلع کوئٹہ
۱۰۲ :	//	مخمر	کوہلو ایجنسی

۱۰۳ :	بنیادی طبی مرکز صحت	کپاؤ	ضلع گوادر
۱۰۴ :	//	گھوبائے	ضلع سبی
۱۰۵ :	//	علی خانزئی	ضلع ژوب
۱۰۶ :	//	مرجان زئی	ضلع لورالائی
۱۰۷ :	//	مراوے	ضلع لورالائی
۱۰۸ :	//	یاسٹانی	ضلع لورالائی
۱۰۹ :	//	ذوار شاہ	ضلع چاغی
۱۱۰ :	//	خالی	ضلع کوئٹہ
۱۱۱ :	//	مندوزئی	ضلع پشین
۱۱۲ :	//	لانڈھی کاریز	ضلع پشین
۱۱۳ :	//	کنیچیٹی	ضلع تربت
۱۱۴ :	//	بولستان	ضلع پنجگور
۱۱۵ :	//	حلبانی	ضلع کچھی
۱۱۶ :	//	گوٹھ حاجی اللہ یار خان	ضلع نصیرآباد
۱۱۷ :	//	دوبہ لیاڑی	ضلع لسبیلہ
۱۱۸ :	//	گوٹھ مانجیا	ضلع لسبیلہ
۱۱۹ :	//	گوٹھ مراد علی	ضلع نصیرآباد
۱۲۰ :	//	سارا گالی	ضلع خاران
۱۲۱ :	//	ستمشی	ضلع خاران
۱۲۲ :	//	باسول	ضلع گوادر

۱۲۳	:		پوستی	ضلع چاغی
۱۲۴	:	〃	کلی محمود آباد	ضلع پشین
۱۲۵	:	〃	کیپ	ضلع ژوب
۱۲۶	:	فتح محمد تلاؤ دامن	فتح محمد تلاؤ دامن	ضلع لورالائی
۱۲۷	:	〃	کلی عبدالمالک عیسیٰ زئی	ضلع لورالائی
۱۲۸	:	〃	اللہ داد عمرانی	ضلع نصیر آباد
۱۲۹	:	〃	محمد امین کرانی	ضلع نصیر آباد
۱۳۰	:	〃	ہیگاری زبیلگ	ضلع خضدار
۱۳۱	:	〃	چتر	ضلع چاغی
۱۳۲	:	〃	کرتاکا	ضلع چاغی
۱۳۳	:	〃	لانڈھی نمبر ۶۷	ضلع چاغی
۱۳۴	:	〃	کوہاک	ضلع خاران
۱۳۵	:	〃	غریب آباد	ضلع نصیر آباد
۱۳۶	:	〃	لک روحیل	ضلع لسبیلہ
۱۳۷	:	〃	رودبار	ضلع قلات
۱۳۸	:	〃	کنجار ہارے	ضلع خضدار
۱۳۹	:	〃	پاچی کاریز	ضلع سبی
۱۴۰	:	〃	باغبانڑے	ضلع کچھی
۱۴۱	:	کوٹ	کوٹ نگسی	ضلع کچھی
۱۴۲	:	〃	فاضل قبیل	کوھلو ایجنسی

۱۴۳ :		کلی کتل	کوھلو ایجنسی
۱۴۴ :	″	واہر	ضلع خضدار
۱۴۵ :	″	گوٹھ حاجی گل محمد علی شیر	ڈیرہ بگٹی ایجنسی
۱۴۶ :	″	کلی جورک خان	ڈیرہ بگٹی ایجنسی
۱۴۷ :	″	بیلی	ضلع سبی
۱۴۸ :	″	گوبرو	ضلع تربت
۱۴۹ :	″	باریجا	ضلع کچھی
۱۵۰ :	″	کنگری	ضلع لورالائی
۱۵۱ :	″	اندربیس	ضلع ژوب
۱۵۲ :	″	سیگئی	ضلع پشین
۱۵۳ :	″	کوزح بیکح	ضلع ژوب
۱۵۴ :	بنیادی مرکز صحت کوٹ	ڈیرامو	ضلع ژوب
۱۵۵ :	″	راہی نگر	ضلع لورالائی
۱۵۶ :	″	مٹھڑی	ضلع لسبیلہ
۱۵۷ :	″	ڈیم تحصیل سونمیانی	ضلع لسبیلہ
۱۵۸ :	″	گوٹھ ممن تحصیل حب	ضلع لسبیلہ
۱۵۹ :	″	ڈین تحصیل بیلہ	ضلع لسبیلہ
۱۶۰ :	″	تھاریو تحصیل بیلہ	ضلع لسبیلہ
۱۶۱ :	″	تیکح کرارو تحصیل حب	ضلع لسبیلہ
۱۶۲ :	″	باچھو گوٹھ پور	ضلع لسبیلہ

۱۶۳ :		کرکی بیراک	ضلع لسبیلہ
۱۶۴ :	//	پیر گھمبوری	ضلع لسبیلہ
۱۶۵ :	//	محمود دانی	ضلع لسبیلہ
۱۶۶ :	//	زین العابدین	ضلع لسبیلہ
۱۶۷ :	//	گوٹھ اسمٰعیل	ضلع لسبیلہ
۱۶۸ :	//	کالاہو	ضلع تربت
۱۶۹ :	//	ہوشاباد	ضلع تربت
۱۷۰ :	//	سازنگانی	ضلع کچھی
۱۷۱ :	//	کباد	ضلع کچھی
۱۷۲ :	//	میتھاگو	ضلع خضدار
۱۷۳ :	//	کلی شیخان	ضلع ژوب
۱۷۴ :	//	گوٹھ عبدالعزیز کھوسو	ضلع نصیر آباد
۱۷۵ :	//	کلی کاتی	ضلع چاغی
۱۷۶ :	//	بکھراغلام بلاک	ضلع سبی
۱۷۷ :	//	حذرانی	ضلع سبی
۱۷۸ :	//	مرد	ضلع خاران
۱۷۹ :	//	کلی بگٹ	ضلع لورالائی
۱۸۰ :	//	تومنی	ضلع لورالائی
۱۸۱ :	//	جنگل سردار لونی	ضلع لورالائی
۱۸۲ :	//	نوشیرہ	ضلع کچھی

۱۸۳	:	بنیادی مرکزِ صحت کوٹ	وڈیرہ پیار خان نوہکانی تحصیل بھلا داگھ	ڈیرہ بگٹی ایجنسی
۱۸۴	:	//	شیریں آب	ضلع قلات
۱۸۵	:	//	مال گشکوری	ضلع سبی
۱۸۶	:	//	سدّ چنیا	ضلع لورالائی
۱۸۷	:	//	تحتیانی گیتان	ضلع تربت
۱۸۸	:	//	تجدیم	ضلع تربت
۱۸۹	:	//	نیوقری آباد	ضلع کوئٹہ
۱۹۰	:	//	جینگل	ضلع خاران
۱۹۱	:	//	ڈیمیچ	ضلع خاران
۱۹۲	:	//	باواری	ضلع خضدار
۱۹۳	:	//	ہیتاچی مولا	ضلع خضدار

(ب) مذکورہ بالا تمام بنیادی مراکز صحت کو عملہ مہیا کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اگلا سوال

***۵۷۔ میر دوست محمد محمد حسنی**

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۸۵ء سے رواں مالی سال تک عشر و زکوٰۃ "فنڈ" سے بنیادی مرکز صحت (B ، ۱۴۰ ، ۷) خیرواہ کو دی گئی رقم کن مریضوں کے علاج و معالجہ پر خرچ ہوئی ان مریضوں کے نام اور شناختی کارڈ نمبر کی تفصیل دی جائے؟ نیز

(ب) مذکورہ بالا بنیادی مراکز سے علاج و معالجہ کسی غرض سے مریضوں کو جن بڑے ہسپتالوں میں بھجوایا گیا ان ہسپتالوں کے نام بمعہ میڈیکل آفیسر کے لیٹر نمبر اور تاریخ ، جس کے تحت مریضوں کو ان ہسپتالوں میں بھجوایا گیا ہے کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

وزیر صحت

سال ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۷ء تک بنیادی مرکز صحت خیرواہ کو محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے مستحقین زکوٰۃ مریضان کی علاج و معالجہ کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی ۔ تاہم سال ۱۹۸۸ء میں مبلغ -/۲۵۰۰۰ روپے مذکورہ بنیادی مرکز صحت کو دیئے گئے تھے ۔ یہ رقم جن مریضوں کے علاج و معالجہ پر خرچ ہوئی ان کے نام اور شناختی کارڈ نمبر بمعہ تفصیل ذیل ہے ۔

نام ۱	شناختی کارڈ نمبر ۲	ہسپتال جہاں مریض بھیجا گیا ۳	رقم جو مریض کو دی گئی ۴	فارم نمبر جس کے تحت مریض بھیجا گیا ۵	تاریخ ۶
صغرا خاتون زوجہ عبدالرحمٰن	۶۲۲-۵۸--۷۲۰۰	سول ہسپتال کوئٹہ	۵۰۰/-	۴۲۱۱	۱۱-۸-۸۸
خیر بی بی زوجہ امیر بخش	۶۰۸-۱۶-۰۰۸۰۶۹	" " جیکب آباد	۲۵۰/-	۵۰۲۳	۲۶-۹-۸۸
دوست علی ولد فرید بخش	۶۲۲-۴۶-۰۰۲۲۸۵	" لاڑکانہ	۳۰۰/-	۵۲۶۶	۶-۱۰-۸۸
ہدایت خاتون زوجہ عبدالرحیم	۶۲۲-۵۱-۰۰۱۹۵۴	" لاڑکانہ	۵۰۰/-	۵۲۷۲	۸-۱۰-۸۸
بی بی ناز زوجہ مٹھل	۶۰۸-۴۸-۰۰۲۳۴۲	" کوئٹہ	۵۰۰/-	۵۲۷۶	۲۰-۱۰-۸۸
حوراں بی بی زوجہ اللہ رکھا	۶۲۲-۴۶-۰۰۴۶۴۲	" لاڑکانہ	۴۰۰/-	۵۲۸۲	۸-۱۰-۸۸
حوراں زوجہ کندو خان	۶۲۲-۸۵-۰۷۹۳۳۹	" لاڑکانہ	۴۰۰/-	۵۲۹۲	۱۰-۱۰-۸۸
دربخت زوجہ گل محمد	۶۲۲-۹۶-۰۰۲۲۹۰	ڈی۔ ایچ کیو ہسپتال سبی	۲۵۰/-	۵۳۴۱	۲۴-۱۰-۸۸
بھائیں والی زوجہ ملک فقیر	۶۲۲-۵۳-۰۷۶۳۱۳	سول ہسپتال لاڑکانہ	۵۰۰/-	۵۳۵۷	۲۴-۱۰-۸۸
فقیر خاوند بخش ولد اللہ بخش	۶۲۲-۶۳-۰۰۴۷۳۱۲	" کوئٹہ	۴۰۰/-	۵۴۷۶	۱۶-۱۰-۸۸
زلیخا زوجہ دین محمد	۶۲۲-۶۵-۰۰۴۹۵۱	" کوئٹہ	۵۰۰/-	۵۴۸۵	۱۷-۱۰-۸۸
حنیفہ بی بی زوجہ غلام خان	۶۲۲-۴۶-۰۰۲۸۲۵	" کوئٹہ	۲۵۰/-	۵۴۹۶	۵-۱۱-۸۸
شفیع محمد ولد علی محمد	۶۲۲-۲۶-۰۰۴۲۱۴	ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال سبی	۲۰۰/-	۵۵۱۶	۹-۱۱-۸۸
ساون خان ولد خند لنان	۶۲۲-۲۶-۰۰۰۳۵۵	سول ہسپتال کوئٹہ	۳۰۰/-	۵۶۰۵	۱۸-۱۱-۸۸
ساراں بی بی زوجہ امام بخش	۶۲۲-۳۶-۰۷۳۵۳۴	ڈی ایچ کیو ہسپتال سبی	۲۵۰/-	۵۶۰۹	۷-۱۰-۸۸
چھوئی زوجہ خیر بخش	۶۲۲-۳۶-۰۷۱۵۹۳	" " " سبی	۲۵۰/-	۵۶۱۱	۱۳-۱۰-۸۸
حوراں خاتون زوجہ پائند خان	۶۲۲-۴۶-۰۰۴۳۰۳	سول ہسپتال جیکب آباد	۲۰۰/-	۵۶۳۲	۲۳-۱۰-۸۸

نام ۱	شناختی کارڈ نمبر ۲	ہسپتال جہاں مریض بھیجا گیا ۳	رقم جو مریض کو دی گئی ۴	فارم نمبر جس کے تحت مریض بھیجا گیا ۵	تاریخ ۶
محمود خان ولد قادر بخش	۶۲۲-۴۱-۰۲۱۶۰۰	ڈی ایچ کیو ہسپتال کوئٹہ	۳۵۰/-	۵۶۳۶	۲۳-۱۰-۸۸
دھیانی زوجہ فرید خان	۴۲۲-۰۶-۰۰۴۲۸۶	〃 〃 〃 ہسپتال سبی	۳۵۰/-	۵۵۵۲	۱۰-۱۰-۸۸
تاج بی بی زوجہ دوست علی	۶۲۲-۵۱-۰۰۲۲۸۶	سول ہسپتال کوئٹہ	۲۰۰/-	۵۵۶۱	۲۰-۱۰-۸۸
غلام خان ولد میوا خان	۶۲۲-۱۶-۰۰۲۸۲۶	〃 〃 جیکب آباد	۲۵۰/-	۵۵۷۵	۲۴-۱۰-۸۸
احمد بخش ولد نصیر داد	۶۲۲-۲۶-۰۰۴۲۱۴	〃 〃 لاڑکانہ	۲۵۰/-	۵۲۵۸	۱۱-۱۰-۸۸
خیر بخش ولد کریم بخش	۶۲۲-۱۶-۰۷۱۵۴۲	ڈی ایچ کیو ہسپتال سبی	۲۵۰/-	۵۵۷۸	۱۶-۱۱-۸۸
چھٹا خان ولد قادر بخش	۶۲۲-۴۱-۰۷۴۱۰۶	سول ہسپتال لاڑکانہ	۲۰۰/-	۵۵۸۱	۲۷-۱۱-۸۸
غلام نبی ولد اللہ وسایا	۶۲۲-۴۶-۰۷۳۵۳۰	ڈی ایچ کیو ہسپتال سبی	۲۰۰/-	۵۵۱۴	۱۸-۱۰-۸۸
جاون زوجہ اللہ وسایا	۶۲۲-۴۶-۰۷۴۲۲۵	سول ہسپتال لاڑکانہ	۲۰۰/-	۵۵۸۳	۱۷-۱۱-۸۸
ملا اللہ ڈنیا ولد کریم بخش	۶۲۲-۱۱-۰۷۰۹۳۶	〃 〃 کوئٹہ	۲۵۰/-	۵۶۳۴	۲۳-۱۰-۸۸
راج بی بی زوجہ شفیع محمد	۶۰۸-۲۳-۰۵۸۶۸۶	ڈی ایچ کیو ہسپتال سبی	۲۰/-	۵۶۳۸	۲۳-۱۰-۸۸
شفیع محمد ولد خیر محمد	۶۲۲-۲۶-۰۰۴۲۱۴	سول ہسپتال کوئٹہ	۴۰۰/-	۵۹۹۷	۱۰-۱۱-۸۸
بی بی زوجہ پیر محمد	۶۲۲-۴۹-۰۰۶۳۱۷	〃 〃 کوئٹہ	۷۰۰/-	۵۶۰۲	۱۴-۱۰-۸۸
عزیزہ فاطمہ زوجہ اللہ داد	۶۲۲-۵۷-۰۷۳۶۳۰	〃 〃 لاڑکانہ	۶۰۰/-	۵۵۱۵	۱۸-۱۰-۸۸
باستی زوجہ پائند خان	۶۲۲-۴۶-۰۷۳۵۳۰	〃 〃 سکھر	۶۰۰/-	۶۰۲۱	۲۸-۱۱-۸۸
شاد بخش ولد غلام حسین	۶۲۲-۳۶-۰۰۴۲۱۵	〃 〃 لاڑکانہ	۶۰۰/-	۶۰۲۷	۲۹-۱۱-۸۸

مذکورہ بالا مریضوں پر خرچ کی گئی رقم : ۱۱۸۵۰ — ۰۰
اسٹیشنری پر خرچ کی گئی رقم : ۵۹۷ — ۰۰
ادویات (جو کہ مستحقین کیلئے مارکیٹ سے خریدی گئی) پر خرچ کیگئی رقم ۱۱۴۵۷ — ۵۴

ٹوٹل خرچ کی گئی رقم ۲۳۹۰۴ — ۵۴

بقایا رقم ۱۰۹۵ — ۵۶

۲۵,۰۰۰ — ۰۰

۲۔ مسٹر حسین اشرف

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ :

(الف) مالی سال رواں میں شعبہ صحت میں صوبہ بلوچستان کا ضلع وار بجٹ کس قدر ہے ۔

(ب) سول ہسپتال کو اور کوکب ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا درجہ دیا گیا ہے۔ اور یہ ہسپتال کتنے بستروں پر مشتمل ہے تفصیل دی جائے ۔

وزیر صحت

رواں مالی سال ۸۹-۱۹۸۸ء میں شعبہ صحت میں صوبہ بلوچستان کا ضلع وار بجٹ حسب ذیل ہے۔

۱:	ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز بلوچستان	۱۱۷,۴۲,۷۸,۱۹۰ روپے
۲:	ڈپٹی ڈائریکٹر (بیسک ہیلتھ سیل) بلوچستان ۔ کوئٹہ	۳۴,۳۴,۱۰ روپے

۳:	ڈپٹی ڈائریکٹر (عالمی ادارہ خوراک)	۲،۷۱،۴۴۰	روپے
۴:	پراجیکٹ ڈائریکٹر افغان مہاجرین (صحت)	۴۹۸،۰۹۶	روپے
۵:	صوبائی سنڈیمن ہسپتال کوئٹہ	۵۷،۲۵۸،۲۹۴	روپے
۶:	میڈیکل سٹور ڈپو	۱۵،۷۶۰۱۵۰۲	روپے
۷:	مس فاطمہ جناح ٹی بی سینیٹوریم کوئٹہ	۱۳،۶۲۵،۳۷۶	روپے
۸:	ہیلپر آئی ہسپتال کوئٹہ	۸،۱۷۶،۳۸۹	روپے
۹:	ای۔ پی۔ آئی۔ بلوچستان	۱،۴۷۷،۷۳۸	روپے
۱۰:	لیپرسی کنٹرول پروگرام	۱،۱۴۴،۲۸۱	روپے
۱۱:	پبلک ہیلتھ سکول کوئٹہ	۲،۰۵۸،۲۲۷	روپے
۱۲:	ملیریا کنٹرول پروگرام	۶۹۷۰۳،۳۴۶	روپے
۱۳:	پرائمری ہیلتھ کیئر کوئٹہ	۸،۰۰۷،۷۸۱	روپے
۱۴:	فوڈ لیبارٹری کوئٹہ	۲،۳۶، ۵۳۶	روپے
۱۵:	ضلع پشین	۱۰،۹۱۸،۰۸۷	روپے
۱۶:	ضلع کوئٹہ	۸،۵۵۹،۰۱۰	روپے
۱۷:	ضلع لورالائی	۱۴،۹۹۶،۶۸۳	روپے
۱۸:	ضلع ژوب	۱۰،۸۲۷،۵۴۹	روپے
۱۹:	ضلع چاغی	۶،۶۱۴،۵۲۲	روپے
۲۰:	ضلع سبی	-۱،۴۵۰،۷۴۴	روپے
۲۱:	ضلع ڈیرہ مراد جمالی	۷،۹۷۵،۵۸۹	روپے

۲۲ :	ضلع کوہلو	۷،۲۰۴،۷۴۶	روپے
۲۳ :	ضلع ڈیرہ بگٹی	۵،۴۷۱،۸۶۹	روپے
۲۴ :	ضلع کچھی	۸،۴۴۴،۶۷۳	روپے
۲۵ :	ضلع خضدار	۱۲،۶۱۷،۸۵۱	روپے
۲۶ :	ضلع قلات	۱۰،۶۸۷،۵۴۳	روپے
۲۷ :	ضلع خاران	۶،۵۷۰،۸۹۷	روپے
۲۸ :	ضلع لسبیلہ	۸،۶۴۵،۱۵۵	روپے
۲۹ :	ضلع تربت	۱۳،۴۳۷،۴۷۰	روپے
۳۰ :	ضلع گوادر	۷،۳۶۷،۴۶۷	روپے
۳۱ :	ضلع پنجگور	۵،۱۴۸،۸۲۳	روپے
۳۲ :	ضلع ڈیرہ اللہ یار	۴۱۰،۲۶۸	روپے

(ب) سول ہسپتال گوادر کو مالی سال ۸۷-۱۹۸۶ کے دوران ضلعی ہیڈ کوارٹر کا درجہ دیا گیا۔ مذکورہ ہسپتال ۲۰ بستروں پر مشتمل ہے جن میں سے ۱۰ بستر کوڑھ کے مریضوں کے لئے مخصوص ہیں۔ بقیہ دس بستر ضلعی ہیڈ کوارٹر کے لئے ہیں۔

مسٹر حسین اشرف۔ (ضمنی سوال) جناب والا! وزیر موصوف یہ بیان کریں کہ ضلعی ہیڈ کوارٹر میں دس بستروں کا ہسپتال ہے جو بہت کم ہے۔ وضاحت فرمائیں کہ اس کی کیا وجہ ہے۔؟

وزیر صحت :۔ جناب اسپیکر ! اس کی وجہ یہ ہے کہ یقیناً پچھلی حکومت نے نہیں بناتے۔ البتہ ہم نے پالیسی بنائی ہے کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں کم از کم ایک سو بستروں کا اور ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں پچاس پچاس بستر ہوں۔ تاہم سردست ہم نے بیس بستروں سے ڈسٹرکٹ شروع کرنا ہے۔ اور ہماری کوشش ہے۔ کہ اسکو بڑھائیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی :۔

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر ! وزیر موصوف اس کے علاوہ بھی کیا سہولیات مہیا کریں گے۔ میرا مطلب ہے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کے ہسپتال میں ؟

وزیر صحت :۔ جناب والا ! ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کے ہسپتالوں کا مسئلہ یہ ہے کہ ابھی ہمارے پانچ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں یعنی کوئٹہ۔ خضدار۔ سبی۔ تربت لورالائی میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان میں ہر قسم کی سہولت میسر ہے۔ یعنی ایک یا دو اسپیشلسٹ وہاں پر موجود ہیں۔ اس وقت ہمارے پاس چند اسپیشلسٹ آتے ہیں لہذا ہم نے حکومت کے سامنے تجویز پیش کی ہے کہ ہمیں نئی پوسٹیں دیدیں تاکہ ہم ان کی پوسٹنگ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں کردیں اس کے علاوہ جیسا میں نے کہا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کے کچھ ایسے مسائل ہیں۔ جن کا جائزہ ہم لے رہے ہیں۔ ہم نے ان کی دوائیوں کا کوٹہ بڑھادیا ہے۔ ایسی سہولت دینے کی ہم کوشش کررہے ہیں اس مقصد کے لئے ہم نے عنقریب میٹنگ طلب کی ہے۔ تاکہ ہم

ان کا از سرِ نو جائزہ لیں کہ کسی مسئلہ کو کس حد تک ہم حل کر سکتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ وہاں پہ یعنی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں سپیشلسٹ ہوں۔ اس لئے کہ فی الحال یہاں اسپیشلسٹ کم ہیں۔ ہمارے ہاں سول ہسپتال میں رجسٹرارز ہیں جو اچھا خاصا تجربہ رکھتے ہیں۔
ہم چاہتے ہیں کہ وہاں پہ ان کو گروپ کی شکل پوسٹ کریں اور میڈیسنز کا کوٹہ مقرر کیا جائے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :- جناب والا! میڈیسنز (Medicines) کا جو کوٹہ آپ مقرر کرتے ہیں۔ اس کا تعین آبادی کے لحاظ سے کریں گے۔ یا سب کو ایک مقدار میں دیا جاتا ہے گا۔ ؟

وزیر صحت :- یقیناً اس کا جو معیار مقرر کیا جائے گا اسمیں آبادی کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ او پی ڈی کی تعداد کو بھی دیکھا جاتے گا۔ پہلے واقعی آبادی کی بنیاد اور بیلنس کا لحاظ نہیں رکھا گیا تھا۔ جیسا میں نے پہلے بھی کہا ہم نے میٹنگ طلب کی ہے جس میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کے مسائل کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس میٹنگ میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صاحبان آئیں گے۔ تاکہ ہم ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ سطح کے ہسپتالوں میں کون Imbalance ہے اسکو Correct کر سکیں۔
بلڈ بنک کی جو شکایت کی گئی تھی۔ اب انشاء اللہ وہ شکایت نہیں رہیگی۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :- جناب اسپیکر! میں نے اپنی بجٹ اسپیچ میں بھی ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں بلڈ بنک کے بارے میں عرض کیا تھا۔ کیا اس سطح پہ بلڈ بنک قائم کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر صحت :۔ جناب اسپیکر ! بنیادی طور پر میں سمجھتا ہوں یہ سوال نیا ہے ۔ بلڈ بنک قائم کرنے کے سلسلہ میں دو۔ تین چیزیں ضروری ہوتی ہیں۔ پہلے تو یہ وہاں بجلی ہو۔ دوسرا یہ ہے کہ وہاں تربیت یافتہ سٹاف ہو۔ تاہم اس وقت ہمارے کچھ ایسے سنٹرز ہیں جہاں بلڈ ٹرانسفیوژن کی سہولتیں حاصل ہے ۔ مثلاً خضدار میں اور کچھ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہیں جہاں بلڈ بنک کی سہولتیں ہیں لیکن بعض ایسے مقامات ہیں جہاں الیکٹریسٹی نہیں ہے کیونکہ بعض دواؤں اور ان کی KITS وغیرہ رکھنے کے لئے بجلی کی سہولت حاصل ہونا ضروری ہے تاکہ ان دوائیوں اور آلات کو چوبیس گھنٹہ فریج میں رکھنا ضروری ہوتا ہے حکومت کے پاس ایسے ذرائع نہیں کہ ٹمپریچر کو کنٹرول میں رکھ سکے۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ تاہم ایک ڈاکٹر ہونے اور محکمہ صحت کے وزیر ہونے کی حیثیت سے بلڈ کی اہمیت کے پیش نظر یہ نوٹ کیا تھا کہ یہ مسئلہ کیسے حل ہوگا۔

مسٹر محمد صادق عمرانی (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! سول ہسپتال کوئٹہ کو مزید بہتر بنانے کے لئے وزیر موصوف کے ذہن میں کوئی منصوبہ ہے ۔ ؟

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ وزیر صحت اسکی وضاحت کریں ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ! سول ہسپتال کوئٹہ کے بارے میں میرے ساتھی نے سوال کیا چونکہ یہ ایک نیا سوال ہے جو زیر بحث سوال سے متعلق نہیں۔ جناب والا! تاہم ہم نے جو خامیاں محسوس کی تھیں ان کو بہتر بنانے کے لئے ہم نے کچھ اقدامات کئے ہیں ۔

اگرچہ مجموعی طور پر ہم ابھی تک کامیاب نہیں ہوئے لیکن ہم نے کچھ تبدیلیاں لانے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً پہلے تو یہ تھا اسسٹنٹ ڈاکٹر صاحبان اب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وقت پر آتے ہیں۔ اور او پی ڈی میں بیٹھتے ہیں تاہم مجموعی طور پر کچھ بے قاعدگیاں ہوتی ہیں جو کہ میں نے خود اس معزز اسمبلی میں پوائنٹ آوٹ کی تھیں۔ جناب والا! ہم مکمل طور پر ان بے قاعدگیوں کو ختم کریں گے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ہمیں جو مسائل درپیش ہیں ان کو ہم نے دور کرنے کی کوشش کی ہے کچھ میں ہم کامیاب ہوئے ہیں تاہم کچھ میں ناکام ہوئے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ہسپتال میں بستر کم ہیں۔ اور مریضوں کی تعداد زیادہ ہے اس کی وجہ آبادی میں اضافہ ہے۔ خصوصاً گرمیوں میں مریضوں کو فرش پر سلاتے ہیں اور کم از کم مریضوں کو داخل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب والا! بہرحال میں اس خامی کا دفاع نہیں کروں گا۔ تاہم مسائل کم کرنے میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔

بیگم رضیہ رب (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔ دوائیوں کی سالانہ گرانٹ کے سلسلہ میں ضلعی ہیڈکوارٹرز کے لئے آپنے کوئی منصوبہ بنایا ہے؟ جناب والا! اگر آپ اس حساب سے او پی ڈی میں دیکھیں گے روزانہ پانچ چھ مریضوں میں سے ایک مریض کے حصہ میں بمشکل پانچ چھ روپے آتے ہیں۔ ان میں تو صرف کوڈو پائیرین ہی اس کو ملے گا۔ جبکہ اگر زیادہ قیمت کی دوا درکار ہو تو اس کو بازار سے خریدنا پڑے گا؟

وزیر صحت جناب والا! ہم اس کا انتظام کر رہے ہیں بجٹ ریلیز کیا ہے۔ اس

کے تحت جو قیمتی دوائیاں ہیں ہماری کوشش ہوگی کہ وارڈز میں داخل زیر علاج مریضوں کو فراہم کی جائیں اور مریض نہ خریدیں۔ مثلاً ولیسوف کی قیمت ۶۵/- روپے کے قریب ہے۔ مگر دوسری سیپٹران ہے جس کی پوٹینسی میں فرق ہے۔ لیکن یہ تقریباً اسی سے ملتی جلتی ہے۔
Potence Septron

جناب ڈپٹی اسپیکر:- آپ کا جواب واضح ہوگیا۔ اب اگلا سوال مولانا فیض اللہ اخوندزادہ صاحب کا ہے۔

مسٹر صابر علی بلوچ:- جناب اسپیکر! اس سلسلہ میں میرا ضمنی سوال ہے۔ جناب والا! یہ ہمارا حق ہے کہ ہم ضمنی سوال پوچھیں۔ کیا وزیر موصوف مہربانی فرما کر بتائیں گے، جیسا آپ نے فرمایا کہ ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز میں اسپیشلسٹ تعینات کریں گے اسپیشلسٹ سے مراد فارن کوالیفائڈ اسپیشلسٹ ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اسپیشلسٹ پاکستان کے پڑھے ہوتے ہیں یا باہر ممالک سے فارغ ہو کر آتے ہیں؟

جناب والا! کچھ کو چھوڑ کر مکران ڈویژن میں کتنے اسپیشلسٹ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں؟ اس بارے میں وزیر موصوف کیا فرمائیں گے؟

وزیر صحت:- جناب اسپیکر! میرے ساتھی نے اسپیشلسٹ کی جو ڈیفینیشن مانگی ہے۔ پی ایم ڈی سی کے حوالہ سے ہم سمجھتے ہیں دو قسم کے ڈاکٹرز ہوتے ہیں۔ ایک تو ڈپلومہ ہولڈرز اور دوسرے ڈگری ہولڈرز ڈاکٹرز ہوتے ہیں وہ باہر سے کسی سبجیکٹ میں اسپیلائیزیشن کریں پاکستان سے کوالیفیکشنز حاصل کریں۔ یہ ایم سی پی

ایس۔ یا پاس کر کے اسپیشلسٹ کیڈر میں آجاتے ہیں لہذا دونوں کی ڈیفینیشن برابر ہوتی ہے۔ جو ڈاکٹر چاہے پاکستان سے یا کسی باہر کی یونیورسٹی سے ایم سی پی ایس حاصل کرے وہ اسپیشلسٹ کہلاتے ہیں۔

سارے مکران کے بارے میں سردست میں نہیں بتا سکتا۔ لیکن ڈویژنل ہیڈکوارٹر تربت میں اس وقت تین سرجنس ہیں جو ایم ایس کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں لیکن ڈپلومہ ہولڈرز ہیں۔

دوسری بات ہاؤس سرجن کی ہے۔ اس وقت ہمارے پاس دو آئی اسپیشلسٹ ہیں۔ تیسری بات یہ کہ ہم نے محسوس کیا کہ ہمارے پاس ای اینڈ ٹی میں گریجوایٹ ہولڈرز بیروزگار تھے اس شعبہ میں ہمارے پاس اسپیشلسٹ نہیں تھے۔ البتہ ایک دو میں بہرحال ہم ان کو کھپانے کی کوشش کر رہے ہیں یہ اچھے خاصے سینئر اور تجربہ کار ہیں انہوں نے سول ہسپتال کوئٹہ میں رجسٹرار کے طور پر کام کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں گائنیکالوجسٹ کی ضرورت ہے۔ جو اس وقت ہمارے پاس موجود نہیں تھی۔ تاہم جناب والا! اس وقت تربت میں ہمارے پاس میڈیسن، پیڈز، ای اینڈ نوز اینڈ تھروٹ سبجیکٹ کے ماہر لوگ ہمارے پاس موجود ہیں۔ یہ اپنے شعبوں میں ماہر یعنی اسپیشلسٹ ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔ اگلا سوال

۴۴ ۔ مولانا فیض اللہ اخوندزادہ

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ڈیوٹی پر متعین ڈاکٹر صاحبان سرکاری ڈیوٹی کے دوران امراض کی صحیح تشخیص

نہیں کرتے اور مریضوں کو پرائیویٹ کلینک میں معائنہ کرانے کی ہدایت کرتے ہیں جہاں وہ اتنی زیادہ فیس وصول کرتے ہیں جو غریب کے بس سے باہر ہوتی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر سے باہر تعینات ڈاکٹر صاحبان اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر انجام نہیں دیتے؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈاکٹر صاحبان کو ڈیوٹی کے دوران مریضوں کو باقاعدہ دیکھنے اور شہر سے باہر تعینات ڈاکٹر صاحبان کو صحیح طور پر ڈیوٹی سرانجام دینے کی غرض سے مناسب اقدامات کرے گی۔ نیز پرائیویٹ کلینک میں فیس کی کوئی حد مقرر کرنے پر بھی غور کرے گی؟

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت کی انتظامیہ کے علم میں کوئی ایسا کیس نہیں جس میں کسی بھی ڈاکٹر نے سرکاری ڈیوٹی کے دوران غلط تشخیص کی ہو یا کسی مریض کو یہ ہدایت کی ہو کہ وہ کسی ڈاکٹر کے پرائیویٹ کلینک میں علاج کے لئے جائے۔

(ب) حکومت اس خبر کو درست نہیں سمجھتی۔ جب کبھی کسی جگہ سے ایسی شکایات ملی ہے۔ حکومت نے متعلقہ افراد کو سختی سے تنبیہہ کی ہے۔

(ج) اس بارے میں جوابات اوپر دیئے جا چکے ہیں۔ نیز جہاں تک فیس کی حد مقرر کرنے کی بات ہے۔ اس سلسلے میں پرائیویٹ کلینک میں ڈاکٹرز کی فیس مقرر کرنے کے لئے کوئی باقاعدہ پالیسی نہیں ہے۔

فیض اللہ اخوندزادہ:۔ (ضمنی سوال) جناب والا! دیہاتوں میں ڈاکٹر ہسپتال میں موجود نہیں رہتے ہیں آپ ان کے لئے کیا تادیبی کارروائی کر رہے ہیں۔؟

وزیر صحت۔ اس سلسلے میں ہم نے اپنے محکمے کی طرف سے سرکولیشن جاری کیا ہے آپ سے اور موجودہ ایوان کے ممبران سے تعاون کی بھی ہمیں ضرورت ہے۔ جہاں کہیں بھی آپ محسوس کریں کہ ڈاکٹر اپنی ڈیوٹی صحیح نہیں دے رہا ہے تو آپ ہمیں بتادیں۔ انشاءاللہ کوتاہی نہیں ہوگی۔

مولوی محمد اسحاق خوستی:۔ جناب والا! میں وزیر صحت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ وزیر صحت نے ژوب کے ہسپتال کے متعلق کچھ نہیں بتایا۔ میں کہتا ہوں کوئٹہ شہر کے بعد ژوب سب سے بڑا شہر ہے یہ رقبے کے لحاظ سے بھی بڑا ہے اور آبادی بھی زیادہ ہے۔ تو ژوب کے ہسپتال میں کوئی سہولت نہیں ہے۔

وزیر صحت۔ جہاں تک ژوب کی ہسپتال کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس کے لئے ہم نے ایک کروڑ آٹھ لاکھ پانچ سو روپے سالانہ دے رہے ہیں۔ ہم ژوب کے ہسپتالوں کے لئے کافی سہولتیں دے رہے ہیں۔ جو بھی ضلع کے ہسپتالوں کے لئے سہولت ہوتی ہے۔ وہ ہم دے رہے ہیں۔

مولوی محمد اسحاق خوستی۔ جناب والا! جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ کہ وہاں

آپریشن کے لئے نہ ڈاکٹر ہے اور نہ سرجن ہے اور زنانہ ہسپتال کے لئے سرجن کی سہولت نہیں ہے۔

وزیر صحت۔ جہاں تک زنانہ ہسپتال کے سرجن کا تعلق ہے اس وقت ہمارے پاس اسپیشلسٹ نہیں ہیں۔ ہمارے پاس صرف دو گائینا کالوجسٹ تھیں ایک کو ہم نے لورالائی بھیج دیا ہے اور ایک کو خضدار میں تعینات کیا ہے۔ جو گائینا کالوجسٹ ہم نے تعینات کی ہیں۔

میر محمد صادق عمرانی۔ جناب والا! یہاں اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ لیکن وزراء صاحبان کے سیکرٹری موجود نہیں ہیں۔ سیکرٹری صاحبان کا موجود ہونا یہاں ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ قانون کے تحت ان کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے۔

میر صابر علی بلوچ: جناب والا! وزیر صحت نے فرمایا ہے کہ محکمہ صحت کے علم میں نہیں ہے کہ کسی بھی ڈاکٹر نے سرکاری ڈیوٹی کے دوران غلط تشخیص کی ہو۔ میں دیکھتا ہوں اور کافی دفعہ ہم نے اخبارات میں پڑھا اور لوگوں سے سنا ہے کہ غلط ڈیگنوز ہوا ہے یہ دوسری بات ہے کہ اس ڈاکٹر کو سزا نہ دی گئی ہو یا کاروائی عمل میں نہ لائی گئی ہو لیکن میں آپ کے حوالے سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں۔

وزیر صحت:۔ جناب والا! یہاں تو ان کینسرز کی بات ہو رہی ہے۔ سرکاری طور پر جو ہم کو رپورٹ کرتے ہیں اور جہاں تک (diagnose) ڈیگنوز ہوتے ہیں اس بارے میں ہمیں رپورٹ نہیں ملی ہے۔ لفظ ڈیگنوز بہت وسیع معنی بھی رکھتا ہے۔ ڈیگنوز کرنا کوئی آسان چیز نہیں ہے۔

جناب اسپیکر! یہاں پر تو بہت سے ایسے کیس ہیں جن کی ڈیگنوز نہیں ہوتی ہے ان کو ہم کراچی ریفر کرتے ہیں اور بہت سے کینسرز ہیں جو کراچی والے نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ غیر ممالک کے لئے ریفر کرتے ہیں میں بنیادی طور پر میڈیسن کا طالب علم ہوتے ہوئے یہ سمجھتا ہوں کہ ڈیگنوز کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بہت سی ایسی پیچیدہ امراض ہوتی ہیں جیسے ڈیگنوز کرنا ہر ایک کے بس میں نہیں ہوتا ہے۔ کئی ایسی پیچیدہ امراض ہوتی ہیں جو سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔

میر صابر علی بلوچ:۔ جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب! جب آپ ہمیں بٹھاتے ہیں تو رول کا حوالہ دے کر بٹھائیں کسی رول کے تحت بٹھانا چاہتے ہیں۔

سید احمد ہاشمی وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔ جناب والا! میں ان کو یہ بتا دوں کہ وقفہ سوالات ایک گھنٹہ ہوتا ہے اور عام طور پر ایک سوال پر تین ضمنی سوال کئے جاتے ہیں اگر اس طرح سوال ہوتے رہے تو پھر ایک گھنٹہ بھی کم ہے۔

میر صابر علی بلوچ:۔ ڈپٹی اسپیکر صاحب! خدا کے واسطے میرا ایک اور

ضمنی سوال ہے وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ڈاکٹروں کی فیس مقرر کرنے کے لئے حکام بالا سے گذارش کی ہے اور اس کے لئے باقاعدہ پالیسی نہیں ہے۔

وزیر صحت: جی اس وقت تو ہمارے پاس کوئی پالیسی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ غیر متعلقہ سوال نہ کریں۔ اگلا سوال دریافت کریں۔

*۸۴ بیگم رضیہ رب۔

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال کوئٹہ میں کارڈیالوجی جیسا اہم شعبہ اب تک نہیں کھولا گیا ہے۔ جبکہ صوبہ میں کارڈیالوجسٹ بھی موجود ہیں

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس اہم اور اشد ضروری شعبہ کی اب تک اجراء نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت

(الف) سول ہسپتال کوئٹہ میں کارڈیالوجی یونٹ عرصہ دو سال سے مکمل طور پر کام کر رہا ہے۔ جس میں صوبہ بلوچستان کے فارغ التحصیل کارڈیالوجسٹ کام کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں مزید اطلاع دی جاتی ہے کہ محکمہ صحت نے اصولی طور پر ایک مکمل کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو حکام بالا کی منظوری کے بعد عمل میں لایا جائے گا۔

(ب) جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

(ضمنی سوال م جناب والا!)
بیگم رضیہ رب: میرا سوال یہ ہے کہ کارڈیولوجی کا شعبہ کھولا جائے۔ ٹھیک ہے شعبہ تو کھول دیا گیا ہے میں امید کرتی ہوں کہ جلد ہی اس میں توسیع کر کے بہتر بنایا جائے گا۔

نواب محمد اسلم رئیسانی۔ کیا ہمارے اس کارڈیولوجی کے شعبے میں کراچی کا جو سول ہسپتال ہے اس کے ساتھ ان کا الحاق ہے۔ ؟

وزیر صحت - دل کے جتنے مریض ہیں سب کا علاج یہاں ہوگا۔

میر صابر علی بلوچ۔ آپ نے جو فرمایا ہے کہ عرصہ دو سال سے یہاں کارڈیولیجسٹ کام کر رہے ہیں وہ فارن سے کوالیفائیڈ ہیں اور جو بولان میڈیکل کالج میں پڑھاتے ہیں کیا وہ فارن کوالیفائیڈ ہیں اگر ان میڈیکل کے طلبار کے لئے کوئی فارن کا پڑھا لکھا نہ ہوگا تو وہ کیسے پڑھائیں گے۔ ؟

وزیر صحت۔ جی ہاں ہمارے پاس بہت اعلیٰ قابلیت کے کارڈیولیجسٹ ہیں جو کہ بلوچستان کے ہی ہیں اور یہاں پر کام کر رہے ہیں ڈپلومہ ہولڈر بھی ہیں اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی ہیں۔

میر صابر علی بلوچ۔ کیا ہمارے پاس کوئی رائل کالج سے بھی پڑھے ہوئے

یا اس معیار کے کارڈیولیجسٹ ہیں ۔

وزیر صحت ۔ ہمارے ہاں رائل کالج سے کم بھی نہیں ہیں۔

میر جان محمد جمالی ۔ پولیس والے دل والوں کو گرفتار کر لیتے ہیں کیا وہ بھی امراض قلب کے ماہر ہوتے ہیں ۔ اور کئی ایسے امراض ہوتے ہیں جو ڈاکٹر کے بس سے بھی باہر ہوتی ہیں ان کو کیسے ڈیگنوز کیا جائے ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا! وزیر صحت کے جواب میں کتنا تضاد ہے ۔ آپ تو خود میری بات جسٹیفائی کر رہے ہیں میں نے تو آپ کے جواب کے حوالے سے یہی عرض کیا ہے کہ یہاں پر غلط تشخیص نہیں ہوتی ہے اور ہم نے غلط تشخیص نہیں کی ہے اور باہر یا کہیں اور علاج کے لئے نہیں بھیجا ہے ۔ میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہاں غلط تشخیص ہوئی ہیں جس طرح آپ نے فرمایا ہے ڈیگنوز ایک بہت بڑی ٹرم (term) ہے میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔ ہم کیا آپ کے اس زبانی جواب کو صحیح سمجھیں یا جو اسمبلی میں دیا ہے ۔

وزیر صحت ۔ جہاں تک ڈیگنوز کی بات ہے ہم اس کو غلط اس طرح کہتے ہیں کہ فرض کریں کسی کا اپینڈکس خراب تھا تو اس کا لیور (liver) نکال دیا ہو ایسا نہیں ہوا ہے ۔ اس کے لئے ہمیں کوئی سرکاری رپورٹ نہیں ہوئی ہے میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ ڈیگنوز کرنا اتنی آسان چیز نہیں ہے ۔ میں نے آپ کو اپنے جواب میں بتا دیا ہے کہ ایسے واقعات کی ہمیں رپورٹ نہیں ہوئی اور کوئی نقصان نہیں ہوا ہے ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ ڈاکٹر صاحب اس سوال کی تو وضاحت ہو گئی ہے۔ ممبران کو آگے بھی موقعہ آئے گا وہ اس پہ ضمنی سوال کر سکیں گے۔ آرڈر۔ آرڈر۔ آپ بیٹھ جائیں

بیگم رضیہ رب :۔ جناب پہلے تو آپ وقت کا تعین کریں کہ کتنے وقت میں یہ سوالات مکمل کرنے ہیں اگر وقت مقرر ہے تو ٹھیک۔ ورنہ آپ ہمیں بولنے کا موقع دیں کیونکہ ہمارا ہر سوال اہمیت رکھتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ اگلا سوال۔

***۸۸۔ بیگم رضیہ رب۔**

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمایئں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماضی میں جرمن امدادی پروگرام کے تحت چلڈرن ہسپتال کے قیام کا منصوبہ حکومت کے زیر غور رہا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ منصوبہ کن مراحل میں ہے؟ نیز اس کی تکمیل کب تک متوقع ہے؟ تفصیل دی جائے؟

وزیر صحت

جی ہاں!

پچیس بستروں پر مشتمل چلڈرن ہسپتال پٹیل روڈ پر قیام کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے۔ اس سکیم

پر (KFW) کے ساتھ متعدد بار میٹنگ ہوتی رہی ہے ۔ اور آخری فیصلہ کے تحت اس کا PC-I تیار کر لیا گیا ہے ۔ اور ماہر اطفال کو برائے مشورہ بھیج دیا گیا ہے ۔ ان کا مشورہ حاصل ہونے کے بعد اسے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو بھجوایا جائے گا ۔ جو اس کو (Economic Affairs Division) کو مزید خط و کتابت اور منظوری کے لئے بھیجے گا ۔ جونہی یہ منصوبہ منظور ہوگا ۔ فوراً اس پر عملدرآمد شروع ہوگا

میر صابر علی بلوچ :۔ جناب اسپیکر ! یہ اسمبلی کی روایت ہے خدا کے واسطے ہمیں ایک سوال کرنے دیں ۔

میر ہمایوں مری وزیر مواصلات و تعمیرات :۔ جناب اسپیکر ! مجھے یاد ہے پچھلی دفعہ ساؤنڈ سسٹم کے بارے میں بات کی گئی تھی ۔ چونکہ یہ سسٹم بہت حساس یعنی sensitive ہے ۔ اس لئے معزز رکن مائیک کے ساتھ نہ لڑیں اور آہستہ آہستہ بات کریں معزز ممبر کیا بات کر رہے ہیں ہم سب کی سمجھ میں آرہا ہے ۔ لہذا وہ آہستہ بولیں ۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی ۔

بیگم رضیہ رب ۔ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر ! میرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ اس سلسلہ میں ماہر اطفال سے مشورہ کر کے پوچھا گیا ۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ موجودہ سائیٹ کو اس ہسپتال کی تعمیر کے لئے ناموزوں قرار دیا گیا ہے ۔ ؟

وزیر صحت :۔ جناب والا ! جہاںتک سائیٹ یا جگہ کا تعلق ہے ہم نے چلڈرنز

ہسپتال کی تعمیر کے لئے جو پلان دیا ہے اس کی اپروول نہیں ہوئی ہے اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ یہ جگہ صحیح نہیں ہے تو پروپوزل دیدیں ہم اس پر غور کریں گے۔

بیگم رضیہ ربّ۔ پہلا اور اہم مسئلہ تو پلان کی اپروول کا ہے۔ جو منصوبہ دیا جاتا ہے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ ہسپتال کس قدر آبادی کی ضروریات پوری کرے گا۔ جس جگہ یہ تعمیر ہوگا وہاں اس کا کتنا (flow) ہوگا۔ جناب والا! میری معلومات کے مطابق اسلام آباد میں جہاں یہ ادارہ ہے۔ وہاں گفتگو کے دوران یہ بات ہو رہی تھی کہ یہ سائیٹ اس ہسپتال کے لئے موزوں نہیں ہے۔ میں گذارش کروں گی۔ آپ اس منصوبہ کے پیچھے پڑ جائیں۔ کیونکہ یہ بچوں کا معاملہ ہے۔ ہم آپ کی مدد کریں گے۔ ویسے تو ہم جو امداد بھی آپ کی کرتے ہیں آپ اس کو قبول نہیں کرتے۔۔ بہر حال اس کے پیچھے پڑ جائیں اور اس کو نہ چھوڑیں۔

وزیر صحت۔ آپ بسم اللہ کریں۔ ہمیں مدد دیں۔ آپ یہ بات میرے نوٹس میں لائی نہیں لہذا ہم اور آپ مل جل کر کوشش کریں گے کہ اس کو نہ چھوڑیں۔

مسٹر صابر علی بلوچ:۔ جناب والا! یہ "کے۔ ایف ڈبلیو" کن الفاظ کا مخفف ہے؟

وزیر صحت:۔ یہ جرمن لفظ ہے (وزیر موصوف نے جرمن زبان میں ان حروف کو بیان کیا) بیستے پڑھ دیا۔ بہر حال میرے پاس اس کا مطلب بھی موجود ہے۔

*۸۹۔ بیگم رضیہ رب۔

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نرسنگ ہاسٹل کے مسائل اور ضروریات پر مبنی ایک رپورٹ سوال کنندہ نے وزیر موصوف کو بھجوائی تھی۔ جس کا کوئی رسمی جواب نہیں دیا گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ رپورٹ میں بیان کردہ مسائل پر کوئی توجہ دی گئی ہے؟ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔ چونکہ وقت نہیں ہے لہذا میں تمام وزراء اور اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ وہ اسمبلی کے کام کو دیگر کاموں پر فوقیت دیں۔

مسٹر محمد صادق عمرانی:۔ جناب اسپیکر! اس سلسلہ میں وزراء کو تحریری طور پر سرکولیٹ کرا دیں کہ یہاں جو سوال بھیجے جاتے ہیں ان کا جواب براہ مہربانی دیں۔

وزیر صحت۔ جہاں تک جواب دینے کی بات ہے تو میں جواب دینے کے لئے اٹھا ہوں۔ دراصل ممبر صاحبہ نے جو سوال بھیجا وہ انہوں نے مجھے براہ راست دیا۔ میں سمجھا شاید یہ ان کی پرپوزل ہے جو انہوں نے نرسنگ ہوسٹل کے بارے میں۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ انہوں نے یہاں پر سوال بھیجا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس وقت بھی میرے پاس

جوابات موجود ہیں۔ دراصل نرسنگ ہوسٹل کے مسئلہ پر سوال کیا گیا ہے۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ نرسنگ ہوسٹل کے مسائل ہیں۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ جناب اسپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ اسمبلی کی روایت ہے کہ سوال کا جواب پڑھ کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ اگر محکمہ نے وزیر صاحب کو جواب پہنچا دیا ہے مثلاً ایک گھنٹہ۔ آدھ گھنٹہ یا پندرہ منٹ پہلے تو اس کو تیار کر کے ممبر صاحبان کے ڈیسک پر پہنچا دیں۔ جناب والا! یہ محکمہ کی (efficiency) کا ہوتی ہے بہر حال میں کوئی اعتراض نہیں کر رہا آپ اس کو نوٹ کریں۔

بیگم رضیہ رب :۔ جہاں تک آپ نے نرسنگ ہوسٹل کے بارے میں جواب دیا تھا۔ تو اس کے بارے میں عرض ہے کہ میں نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر بذات خود نرسنگ کے پیشے سے متعلق پروپوزلز دی تھیں۔ لیکن مجھے کوئی لفٹ نہ ملی تو پھر میں نے سوال بھیج دیا۔ لہذا میں اس پر احتجاج کرتی ہوں یہ مسائل نرسنگ کے معزز پیشہ سے متعلق ہیں۔ ان کو بجٹ میں بھی نظر انداز کیا گیا ہے کیا وجہ ہے کہ یہ معزز پیشہ آپ کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتا؟

وزیر صحت :۔ خدا نہ کرے ہم آپ کو لفٹ نہ دیں۔ جہاں تک اسٹوڈنٹ نرسز کا تعلق ہے ان کی رہائش کا مسئلہ ہے جب ہم بلڈنگ بنا رہے تھے۔ اجلاس کے بعد میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔ آپ جا کر دیکھ لیں گی کہ ہم نے وہ مکمل کرا دی ہے اور اب ان کے رہائش کا مسئلہ کم رہ گیا ہے۔

٭۹۴۰- میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا ملک کے دوسرے صوبوں کی طرح بلوچستان میں بھی سروسز ہسپتال بنانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس تجویز پر کب تک عملدرآمد ہوگا؟ اگر نہیں تو کیا حکومت سرکاری ملازمین کو علاج و معالجہ کی غرض سے بہتر سہولتیں فراہم کرنے اور محکمہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے سروسز ہسپتال کے قیام کے پروگرام پر غور کرے گی ؟

وزیر صحت

جی ہاں ! ملک کے دوسرے صوبوں کی طرح صوبہ بلوچستان میں بھی سروسز ہسپتال بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ (Concept Clearance Committee) نے اس سکیم کو انیس کروڑ ستائیس لاکھ نوے ہزار روپے کی لاگت سے منظوری دی ہے جس کے لئے حکومت جاپان فنڈز فراہم کرے گی ۔ اس وقت یہ سکیم عملدرآمد کیلئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کے پاس زیر غور ہے ۔ جس کے لئے محکمہ صحت نے انکو عمل درآمد کرنے کے لئے بھی کہا ہے ۔

جواب اُوپر دیا جا چکا ہے ۔

میر جان محمد خان جمالی : (ضمنی سوال) جناب اسپیکر ! میرا ایک مختصر سا

ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اندازاً کس وقت مکمل ہوگا۔

وزیر صحت:۔ جوں ہی پی اینڈ ڈی والے ہمیں منظوری دیدیں گے۔ ہم عملی طور پہ کام شروع کریں گے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی۔ (ضمنی سوال) کیا جاپان فنڈز فراہم کرے گا؟

وزیر صحت:۔ جی ہاں کرے گا۔

مسٹر صابر علی بلوچ:۔ اگر نہ کیا تو پھر آپ کیا کریں گے۔ ؟

وزیر صحت۔ پھر آپ کی منت کریں گے۔

مسٹر صابر علی بلوچ granted.

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔ اگلا سوال

***۹۷۔ میر جان محمد خان جمالی**

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

(الف) صوبہ بلوچستان میں گردے میں پتھری کے علاج کے لئے جدید میڈیکل سائنس کی ریز کے ذریعے

علاج کرنے کی مشین در آمد کرنے کا آرڈر دیا گیا ہے یا درآمد کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ؟
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت یہاں کے مریضوں کو کراچی کے اخراجات اور دور دراز کے تکلیف دہ سفر سے نجات دلانے کے لئے سول ہسپتال کوئٹہ میں مذکورہ مشین نصب کرنے کی تجویز پر غور کرے گی ۔ اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے ۔

وزیر صحت

(الف) حکومت بلوچستان محکمہ صحت نے اس طرح کی مشین درآمد کرنے کے لئے کوئی آرڈر نہیں دیا۔ حکومت بلوچستان محکمہ صحت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز نہیں ہے ۔ یہ مشین کسی جان لیوا مرض کی
(ب) تشخیص اور علاج کے لئے نہیں ہے ۔ ایسے مریضوں کا علاج سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ میں مناسب ادویات یا اپریشن کے ذریعے احسن طریقہ سے ہوتا ہے ۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ جناب اسپیکر ! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ایک اہم مسئلہ بنتا جا رہا ہے ۔ صابر علی بلوچ صاحب نے اپنی بجٹ تقریر گردوں کی وجہ سے بیٹھ کر کی تھی ۔

وزیر صحت ۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے ممبران کسطرح یہ حاصل کرنے میں کامیاب رہیں ۔ جہاں تک سہولت کا تعلق ہے تو پاکستان میں بہت کم سنٹرز ہیں یہ مشین دستیاب ہے ۔ بہر حال ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اس کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں ۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔ اگر آپ نے ایوان میں یقین دہانی کرائی ہے تو کامیاب

ہوں گے ورنہ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ اندر سے سنگسار کر دے گا۔

وزیر صحت :۔ انشاء اللہ اس کی توقع ہے ہماری کوشش ہو گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ اگلا سوال۔

٭۹۸۔ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں سول ہسپتال کوئٹہ کے لئے ایک نہایت ہی حساس (Equipment) جسے (computerized Tomography scamer"C-T-scamer) کہتے ہیں۔

اور جس کی مالیت تقریباً ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے، خرید کیا گیا تھا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو سول ہسپتال کوئٹہ میں یہ انتہائی اہم کمپیوٹرائزڈ (Computerized) سسٹم اب تک نصب نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت

(الف) گزشتہ دورِ حکومت میں سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ کے لئے اس طرح کی حساس (Equipment) نہیں خریدی گئی ہے۔

(ب) حکومت پاکستان محکمہ صحت نے صرف چند C.T Scaner (Equipment) خریدی تھیں جو کہ مختلف صوبوں کو دی گئی تھیں۔ لیکن ابھی تک صوبہ بلوچستان محکمہ صحت کو یہ (Equipment

نہیں دیا گیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی:۔ جناب اسپیکر! آپ کی وساطت سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں کہاں تک صداقت ہے کہ یہ مشین بلوچستان کے لیے آئی تھی لیکن اس کو صوبہ سرحد والے کراچی سے اُٹھا کر لے گئے۔

وزیر صحت:۔ جناب اسپیکر! سرکاری طور پر ہمارے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ البتہ ہم نے ایسا ہی سُنا ہے۔

میر صابر علی بلوچ:۔ جناب والا! وزیر موصوف نے فرمایا کہ انہوں نے بھی ایسا سنا ہے اس کا مطلب ہوا کہ آپ نے اس چیز کی توثیق کر دی ہے تاہم وزیر موصوف نے ردعمل کے طور پر کیا اقدامات کئے؟

وزیر صحت:۔ جناب والا! میں نے کہا سرکاری طور پر ایسی اطلاع نہیں یہ مشین پہلی حکومت نے منگوائی تھی۔ مرحوم ضیاء الحق نے آ کر کہا تھا کہ میں کوئٹہ سول ہسپتال کو یہ مشین دوں گا۔ لیکن نہیں دی گئی۔ اگر واقعی انہوں نے دی تھی تو ہمیں اس کا علم نہیں اب آپ مہربانی فرما کر ہمیں مرکزی حکومت سے یہ مشین دلوا دیں کہ اگر واقعی مرحوم نے اس کی کمٹمنٹ کی تھی۔

بیگم رضیہ رب:۔ جناب اسپیکر! مرحوم نے تو اس طرح بہت سے وعدے کئے

تھے ۔ لیکن پورا کوئی بھی نہیں کیا ۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ مرحوم کے تمام وعدے نوے دن کے ہوتے تھے ۔ لیکن نوے دن کی بجائے نوے سال کے ہو جاتے تھے ۔ بہر حال اس بحث کو چھوڑیں وہ تو اپنا وقت گذار گئے میں کہتا ہوں آپ نے بھی سُنا ہے چونکہ آپ متعلقہ وزیر ہیں آپ اس کی انکوائری کروائیں اور پیش رفت کریں ۔

وزیر صحت ۔ ہم نے کاظمی صاحب کو لکھا لیکن انہوں نے جواب ہی نہیں دیا ۔

بیگم رضیہ رب ۔ کیا آپ نے اس کے لئے اے ڈی پی میں پیسہ رکھا تھا ۔

وزیر صحت :۔ اے ڈی پی میں اس کے لئے پیسہ مختص نہیں کیا گیا تھا ۔ کیونکہ انہوں نے وعدہ کیا تھا لیکن مشین نہیں دی ۔

بیگم رضیہ رب :۔ جناب والا ! اس کے لئے آپ ایک انکوائری کمیٹی بنائیں ۔ اور اس کی پوری تحقیقات کروائی جاتے ۔

وزیر صحت :۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ آپ کمٹمنٹ کریں اور یقین دہانی کرائیں ۔ معزز ممبرز

کی جانب سے جو چیز بڑھی جاتی ہے تو ہم امید کرتے ہیں اس ہاؤس کے فلور پر اسکی assurance ملتی ہے تب ہی وہ چیز Implement ہوتی ہے لہذا آپ بات ختم نہ کریں اسں کے لیئے assurance دیں ۔

وزیر صحت ۔ ہم آپ کے ساتھ مل کر کمیٹی بناتیں گے اور مل جُل کر اس کام کے پیچھے پڑجائیں گے ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :- اگلا سوال

***۹۹ ۔ میر جان محمد خان جمالی**

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مہنگائی کے اس دور میں محنت کش مزدور طبقہ اور غریب عوام کو علاج و معالجہ کی صحیح سہولیات میسر نہیں ہیں ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے ۔ تو غریب عوام ، محنت کش اور مزدور طبقہ کو صحت کی بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے سلسلے میں حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ۔ تفصیل دی جائے ۔

وزیر صحت

(الف) سنڈیمن پراونشل ہسپتال کوئٹہ اور صوبہ کے تمام شفاخانوں میں بلا امتیاز تمام محنت کش مزدور طبقہ اور غریب عوام کو علاج معالجہ کی مفت سہولیات حاصل ہیں ۔

(ب) حکومت بلوچستان اس سلسلے میں پورے صوبہ میں مزید شفاخانے کھول رہی ہے ۔ تاکہ محنت کش طبقہ، مزدوروں اور غریب عوام کو علاج ومعالجہ کی مزید بہتر سہولتیں میسر آسکیں ۔

رخصت کی درخواستیں۔

جناب اسپیکر :۔ اب سیکرٹری اسمبلی صاحب رخصت کی درخواستیں پیش کریں گے ۔

اختر حسین خان سیکرٹری اسمبلی :۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی نے آج دو جولائی ۸۹ء کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی وجہ سے اجلاس اٹینڈ نہیں کر سکتے ہیں ۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی :۔ سردار ثناءاللہ زہری نے ذاتی مصروفیات کی وجہ سے دو جولائی سے چھ جولائی تک ایوان سے رخصت کی درخواست دی ہے ۔

جناب اسپیکر :۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

اسمبلی کی مجالس کا تشکیل دیا جانا۔

سعید احمد ہاشمی وزیر قانون وپارلیمانی امور: جناب والا! جیسا کہ میں نے پہلے یقین دہانی کرائی تھی کہ سٹینڈنگ کمیٹیز اپوزیشن کے ارکان سے ملکر باہمی مشورے سے تشکیل دی جائیں گی۔ ہم نے باہم ملکر نام تجویز کئے ہیں۔ میں آپ کے سامنے ان کے نام پیش کرونگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن تشکیل دی جائے۔

۱۔ جناب محمد صادق عمرانی
۲۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب
۳۔ میر طارق محمود کھیتران
۴۔ میر ذوالفقار علی مگسی
۵۔ سردار بشیر احمد خان ترین۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن تشکیل دی جائے۔

۱ ۔ جناب محمد صادق عمرانی

۲ ۔ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب

۳ ۔ میر طارق محمود کھیتران

۴ ۔ میر ذوالفقار علی مگسی

۵ ۔ سردار بشیر احمد خان ترین

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : وزیر قانون سٹینڈنگ کمیٹی کے بابت اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر قانون : جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے خوراک و زراعت تشکیل دی جائے ۔

۱ ۔ سردار ثناء اللہ خان زہری

۲ ۔ مسٹر حسین اشرف

۳ ۔ مولانا محمد اسحاق خوستی

۴ ۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی

۵ ۔ حاجی عید محمد نوتیزئی ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ مجلس قائمہ برائے خوراک و زراعت درج ذیل اراکین پر مشتمل تشکیل دی جائے ۔

۱۔ سردار ثناء اللہ خان زہری

۲۔ مسٹر حسین اشرف

۳۔ مولانا محمد اسحاق خوستی

۴۔ سردار میر جاکر خان ڈومکی

۵۔ حاجی عبید محمد نوتیزئی

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ وزیر قانون اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون :۔ جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ برائے صنعت محنت تعلیم صحت اور لوکل گورنمنٹ درج ذیل اراکین پر مشتمل تشکیل دی جائے۔

۱۔ حاجی نور محمد۔

۲۔ میر محمد ہاشم نتاہوانی۔

۳۔ مولوی نور محمد۔

۴۔ میر عبدالمجید بزنجو۔

۵۔ میر محمد اختر مینگل۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ تحریک یہ ہے کہ

مجلس قائمہ برائے صنعت محنت تعلیم، صحت اور لوکل گورنمنٹ درج ذیل اراکین پر مشتمل تشکیل دی جائے۔

۱۔ حاجی نور محمد
۲۔ میر محمد ہاشم شاہوانی
۳۔ مولوی نور محمد
۴۔ میر عبدالمجید بزنجو
۵۔ میر محمد اختر مینگل

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر قانون اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون: جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے مال خزانہ اور ترقی تشکیل دی جائے۔

۱۔ بیگم رضیہ رب
۲۔ مولوی محمد عطاء اللہ
۳۔ میر ہمایوں خان مری
۴۔ جام محمد یوسف
۵۔ نواب محمد اسلم رئیسانی

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ

درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے مال و خزانہ اور ترقی تشکیل دی جائے۔

۱۔ بیگم رضیہ ربّ۔
۲۔ مولوی محمد عطاء اللہ۔
۳۔ میر ہمایوں خان مری۔
۴۔ جام محمد یوسف۔
۵۔ نواب محمد اسلم رئیسانی۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر:- اگلی تحریک پیش کی جائے

وزیر قانون:- جناب اسپیکر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے حسابات عامہ تشکیل دی جائے۔

۱۔ میر صابر علی بلوچ۔
۲۔ جناب عبدالرحمن آغا۔
۳۔ مولانا عصمت اللہ
۴۔ ڈاکٹر عبدالمالک
۵۔ سردار محمد طاہر خان لونی
۶۔ میر ظفر اللہ خان جمالی
۷۔ مسٹر بشیر مسیح۔

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ تحریک یہ ہے کہ :۔
درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے حسابات عامہ تشکیل دی جاتے ۔

۱۔ میر صابر علی بلوچ
۲۔ جناب عبدالرحمٰن آغا ۔
۳۔ مولانا عصمت اللہ
۴۔ ڈاکٹر عبدالمالک
۵۔ سردار محمد طاہر خان لونی
۶۔ میر ظفر اللہ خان جمالی ۔
۷۔ مسٹر بشیر مسیح

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر وزیر قانون اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر قانون :۔ جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ
درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات تشکیل دی جائے ۔

۱۔ سردار محمد خان باروزئی
۲۔ مولوی فیض اللہ اخوندزادہ
۳۔ مسٹر ظہور حسین کھوسہ
۴۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ
۵۔ میر دوست محمد (محمد حسنی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ

درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات تشکیل دی جائے۔

۱۔ سردار محمد خان باروزئی

۲۔ مولوی فیض اللہ آخوندزادہ

۳۔ مسٹر ظہور حسین کھوسہ

۴۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ

۵۔ میر دوست محمد (محمد حسنی)

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر :۔ وزیر قانون اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون :۔ جناب اسپیکر ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے مالیات تشکیل دی جائے۔

۱۔ اسپیکر چیئرمین

۲۔ وزیر خزانہ

۳۔ سردار محمد خان باروزئی

۴۔ میر جان محمد خان جمالی

۵۔ نواب محمد اسلم رئیسانی

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ
درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے مالیات تشکیل دی جائے ۔

۱۔ اسپیکر چیئرمین
۲۔ وزیر خزانہ
۳۔ سردار محمد خان باروزئی
۴۔ میر جان محمد خان جمالی
۵۔ نواب محمد اسلم رئیسانی

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر ۔ وزیر قانون اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر قانون :۔ جناب اسپیکر ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔
کہ درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے ایوان و لائبریری تشکیل دی جائے ۔

۱۔ ڈپٹی اسپیکر .... چیئرمین
۲۔ بیگم رضیہ رب ۔
۳۔ میر محمد صالح بھوتانی ۔
۴۔ بیگم حکیم لچھمن داس ۔
۵۔ مولوی جان محمد ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے ایوان و لائبریری

تشکیل دی جائے ۔

۱۔ ڈپٹی اسپیکر ۔ چیئرمین

۲۔ بیگم رضیہ رب

۳۔ میر محمد صالح بھوتانی

۴۔ بیگم حکیم لچھمن داس

۵۔ مولوی جان محمد

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : وزیر قانون اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر قانون : جناب اسپیکر ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے سرکاری مواعید تشکیل دی جائے ۔

۱۔ جناب سعید احمد ہاشمی

۲۔ مولوی عبدالسلام

۳۔ مسٹر محمد ایوب

۴۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

۵۔ مسٹر آبادان فریدون آبادان

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ درج ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے سرکاری مواعید تشکیل دی جائے ۔

۱۔ جناب سعید احمد ہاشمی
۲۔ مولوی عبدالسلام
۳۔ مسٹر محمد ایوب
۴۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۵۔ مسٹر آبادان فرید ون آبادان

(تحریک منظور کی گئی)

میر صابر علی بلوچ : جناب والا! اس مجلس میں تو حزب اختلاف کے کسی رکن کا نام نہیں آیا ہے۔ آپ نے تو کہا تھا کہ بہت سی کمیٹیوں میں شامل کریں گے۔؟

وزیر قانون:۔ جس کمیٹی کے لئے آپ کے ارکان نے نام دیئے ہیں ان کو تو شامل کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ یہ تحریک منظور ہو گئی ہے۔

آڈٹ رپورٹ بابت صوبائی زکواۃ فنڈ بابت سال ۸۔۱۴۰۷ ہجری

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ چونکہ وزیر زکواۃ موجود نہیں ہیں لہذا وزیر قانون آڈٹ رپورٹ بابت زکواۃ ایوان کی میز پر رکھیں۔

وزیر قانون:۔ میں آڈٹ رپورٹ بابت زکوٰۃ فنڈ بابت سال ۸۳-۱۹۸۲ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔ آڈٹ رپورٹ بابت صوبائی زکوٰۃ فنڈ ایوان کی میز پر رکھدی گئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر:۔ اب چونکہ مزید کارروائی نہیں ہے اس لئے اجلاس ۳ر جولائی ۸۹ء شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

۶-۴۵
(شام چھ بجکر پینتالیس منٹ پر اجلاس مورخہ ۳ر جولائی (دوشنبہ) ۸۹ء شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی ھوگیا)